روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۱/۷۶ | جمعرات ۲۲ ربیع الثانی ۱۴۱۲ھ، ۳۱ اخاء ۱۳۷۰ ہش، ۳۱ اکتوبر ۱۹۹۱ء | نمبر ۲۴۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک ضروری تاکید

"میں نے بارہا تاکید کی ہے۔ مجلس شوریٰ تو ایک بہت ہی اہم انسٹی ٹیوشن (ادارہ) ہے۔ نظام جماعت کا ایک ایسا اہم حصہ ہے جس کے اوپر میری ہدایات پر سختی سے عمل درآمد ہونا چاہئے۔ میری ہدایت ہے کہ جس ملک کی جو زبان ہے، جو ہمارے رسمی اجلاسات ہیں ان میں اُسی ملک کی زبان بولی جائے گی۔ اگر کسی کو سمجھ نہیں آتی تو اس کا ترجمہ ہوگا۔"

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"بُت پرستوں کا شرک تو موٹا ہوتا ہے کہ پتھر بنا کر پُوجا کرتے ہیں یا کسی درخت یا اور شئے کی پرستش کرتے ہیں۔ اس کو تو ہر ایک عقلمند سمجھ سکتا ہے کہ یہ باطل ہے۔ یہ زمانہ اس قسم کی بُت پرستی کا نہیں ہے بلکہ اسباب پرستی کا زمانہ ہے اگر کوئی بالکل ہاتھ پاؤں توڑ کر بیٹھ رہے اور سُست ہو جاوے تو اس پر تو خدا کی لعنت ہوتی ہے لیکن جو اسباب کو خدا بنا لیتا ہے وہ بھی ہلاک ہو جاتا ہے۔ میں سچ کہتا ہوں کہ اس وقت یورپ دو شرکوں میں مبتلا ہے۔ ایک تو مُردہ کی پرستش کر رہا ہے اور جو اُس سے بچے ہیں اور مذہب سے آزاد ہو گئے ہیں وہ اسباب کی پرستش کر رہے ہیں اور اس طرح یہ اسباب پرستی مرض دق کی طرح لگی ہوئی ہے اور یورپ کی تقلید سے اس مُلک کے نوجوانوں اور نو تعلیم یافتہ لوگوں کو بھی ایسی مرض میں مبتلا کر دیا ہے۔" (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۳)

روحانی زندگی کو برقرار رکھنے کیلئے نئی نئی قربانی پیش کرتے جاؤ

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیدنا حضرت فضل عمر۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے۔

"کسی قوم کی ایک ہی قربانی اس کے ہمیشہ کام نہیں آ سکتی۔ ہم میں سے ہر ایک جانتا ہے کہ دن میں ایک یا دو یا تین دفعہ کھانا ضروری ہوتا ہے جیسا بھی کسی کے ہاں رواج ہو۔ اگر انسان ہر روز کھانا نہ کھائے تو اس کی وہ قوتیں جو تحلیل ہوتی رہتی ہیں۔ ان کا بدل پیدا نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح اگر انسان بیس سال تک ناک، کان، آنکھوں اور ہاتھ پیر سے کام لیتا رہے اور بعد میں کچھ عرصہ کے لئے اپنے ان اعضاء سے کام لینا چھوڑ دے۔ مثلاً کانوں میں روئی ٹھونس کر ان کو بند کر دے یا آنکھوں پر پٹی باندھ کر ان کو بیکار کر دے یا ایسے ہی دوسرے اعضاء سے کام نہ لے۔ تو یہ دلیل اس کے ہرگز کام نہ آئے گی کہ میں پہلے بیس سال ان اعضاء سے کام لیتا رہا ہوں۔ اگر اب کام نہ لیا تو کیا نقصان ہوگا۔ اگر وہ ان اعضاء سے کام نہ لے گا تو یقیناً کچھ دنوں کے بعد اس کی طاقتیں معطل ہو جائیں گی یہی حال روحانی طاقتوں کا ہوتا ہے۔ کئی نادان سمجھ لیتے ہیں کہ ہم نے پہلے بہت سی قربانیاں کر دی ہیں وہی ہمارے لئے کافی ہیں ہمیں آئندہ کے لئے قربانیاں کرنے کی ضرورت نہیں۔ حالانکہ وہ ہر روز کھانا کھاتے ہیں اور یہ نہیں سمجھتے کہ کل پرسوں یا اترسوں کا کھایا ہوا کھانا ہمارے لئے کافی ہوگا اور بغیر کسی کے کہنے کے ہر روز کھانا کھا لیتے ہیں سوائے بچوں کے کہ والدین ان کو کہہ کر کھانا کھلاتے ہیں کہ کھانا کھا لو۔ نہیں تو معدہ خراب ہو جائے گا۔ اور پانچ دس دن کی تاکید کے بعد وہ بھی اس نصیحت کے محتاج نہیں رہتے تو وہ ہر انسان جو یہ سمجھتا ہے کہ پچھلی قربانیاں اس کے لئے کافی ہیں وہ سخت غلطی پر ہے جس طرح کل کا کھایا ہوا اس کے آج کام نہیں آ سکتا۔ اسی طرح پچھلی قربانیاں انسان کو آئندہ کے لئے مستغنی نہیں کر سکتیں۔ بلکہ روحانی زندگی کو برقرار رکھنے کے لئے ہمیشہ نئی نئی قربانیوں کی ضرورت رہتی ہے۔ پھر قربانیاں بھی اوقات کے بدلنے کے ساتھ بدلتی چلی جاتی ہیں۔ ایک وقت مالی قربانی کی ضرورت ہوتی ہے تو دوسرے وقت جانی قربانی کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ کبھی نہیں ہوا کہ ہمیشہ ایک ہی قسم کی قربانی کی کسی قوم کو ضرورت رہے۔ پہلی قربانیاں اس موت سے بچانے کے لئے تھیں جو گذشتہ زمانہ میں آ سکتی تھی اور آئندہ کی قربانیاں آئندہ کی

باقی صک پر

احمدی پائلٹوں کو خراج تحسین

پیپلز ڈیموکریٹک الائنس کے سیکرٹری جنرل خورشید محمود قصوری نے "اصغر خان کے حوالے سے بتایا کہ ۱۹۶۵ء کی جنگ میں پاکستان کی طرف سے بھارت پر پہلا فضائی حملہ کرنے والے تینوں پائلٹ احمدی تھے کیونکہ وہ پیشہ وارانہ مہارت رکھتے تھے۔"

(روزنامہ جنگ لاہور ۲۳ اکتوبر ۱۹۹۱ء صفحہ ۶ کالم ۸)

انصار اللہ کے اعلانات

① انصار اللہ کے مرکزی امتحان سہ ماہی سوم ۱۹۹۱ء کے پرچے تمام مجالس کو بھجوائے جا چکے ہیں۔ اگر کسی مجلس میں یا کسی ناصر کو ابھی تک موصول نہ ہوئے ہوں تو وہ مرکز کو لکھ کر طلب کریں۔

② سال رواں کے امتحان چہارم کا نصاب مندرجہ ذیل ہے۔

۱۔ منتخب قرآنی آیات۔
۲۔ 〃 احادیث مبارکہ۔
۳۔ 〃 تحریرات حضرت اقدس۔

ہر سہ کتابچوں کی قیمت -/۱۵ روپے ہے۔ مجالس اپنی ضرورت سے جلد آگاہ کریں۔ تاکہ نصابی کتب بروقت مہیا کی جا سکیں۔

(قیادت تعلیم مجلس انصار اللہ پاکستان)

اعلان داخلہ

① کیڈٹ کالج حسن ابدال نے آٹھویں جماعت ۱۹۹۲ء میں داخلہ کا اعلان کیا ہے درخواستیں وصول کرنے کی آخری تاریخ ۱۵ نومبر ۱۹۹۱ء ہے۔

مزید تفصیلات کے لئے روزنامہ جنگ ۱۰ اکتوبر ۹۱ء ملاحظہ فرماویں۔

(نظارت تعلیم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۳۱ر اخاء ۱۳۷۰ہش — ۳۱ر اکتوبر ۱۹۹۱ء

تقویٰ کے لئے ایک موت

ہم اپنی روزمرّہ زندگی میں دیکھتے ہیں کہ بہت سے جھگڑے اس لئے کھڑے ہو جاتے ہیں کہ کسی نے کسی پر جھوٹا الزام لگا دیا ہے۔ بات چھوٹی سی ہوتی ہے لیکن غیرت بھڑک اُٹھتی ہے اور دنگا فساد ہو جاتا ہے بلکہ بعض اوقات تو قتل تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ ایسا کیوں ہوتا ہے اس لئے کہ انسان اپنے آپ کو اتنا نیک اور باکردار سمجھتا ہے اور اپنی اس کیفیت کی اتنی غیرت رکھتا ہے کہ اپنے خلاف بات سُننے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ سوچتا ہے کہ مجھے ایسا ویسا سمجھنے والے کی حیثیت ہی کیا ہے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔ "تقویٰ کا مضمون باریک ہے اس کو حاصل کرو۔ خدا کی عظمت دل میں بٹھاؤ جس کے اعمال میں کچھ بھی ریاکاری ہو خدا اس کے عمل کو واپس اُلٹا اس کے مُنہ پر مارتا ہے متقی ہونا مشکل ہے مثلاً اگر کوئی تجھے کہے کہ تُو نے قلم چرایا ہے تو تُو کیوں غصّہ کرتا ہے تیرا پرہیز تو محض خدا کے لئے ہے یہ طیش اس واسطے ہوا کہ وہ بحق نہ تھا۔ جب تک واقعی طور پر انسان پر بہت سی موتیں نہ آجائیں وہ متقی نہیں بنتا۔"

ان موتوں میں سے ایک موت تو یہی ہے کہ انسان ہر شخص کو یہ حق دے کہ وہ جو چاہے اس کے متعلق سمجھے اور جو اس کے متعلق، اس کا اظہار کر سکے۔ کیا ہر شخص کو دوسروں کی دلی کیفیّت کا علم ہو سکتا ہے۔ کیا دوسروں کا فرض ہے کہ جسے کوئی نیکی کرتا دیکھیں اسے اچھا اور متقی مان لیں۔ کیا ان کے دل میں یہ خیال آنا کہ یہ شخص ریاکاری کر رہا ہے بنیادی طور پر غلط بات ہے۔ یہ ایک موت ہے جو اپنے اوپر وارد کرنا ضروری ہے۔ ہم نیک ہوں گے، پرہیزگار ہوں گے، متقی ہوں گے، برائیوں سے بچنے والے ہوں گے لیکن یہ ساری باتیں نہ ہمارے چہرے پر لکھی ہوتی ہیں نہ دوسرے ان باتوں کا اقرار کرنے پر مجبور ہیں۔ جیسے حضرت اقدس نے فرمایا ہے کہ اگر کسی نے کہہ دیا ہے کہ "تو نے قلم چرایا ہے" تو اس کی دو ہی صورتیں ہیں۔ یا چرایا ہے یا نہیں چرایا۔ چرایا ہے تو کہنے والے نے ٹھیک کہا، غصّہ کا کیا موقع ہے۔ نہیں چرایا تو اس نے غلط کہا ہے۔ غلطی تو اس کی ہے اس کو ندامت ہونی چاہیئے ہم کیوں طیش میں آئیں۔

پس ہمیں ہر شخص کو یہ حق دینا چاہیئے کہ وہ ہمارے متعلق جو چاہے سمجھے اور جو سمجھے وہ زبان پر لا سکے۔ ہم جو کچھ ہیں وہ تو ہیں اس کا خدا کا تو خوب علم ہے۔ لیکن دوسروں کو نہیں۔

تری محفل، ترے پاکیزہ بندے
ترا جلوہ، جہاں کا رنگ و بُو ہے
مجھے اپنا بنا اور میرا بن جا
یہ کیسا امتیازِ ماؤ تُو ہے

——— ابوالاقبال

پانی چڑھا تو سارے سَروں سے گزر گیا
لیکن سَرِ حباب کو اور اُونچا کر گیا

تُو ہی بتا کہ مسئلہ کیا ہے نجات کا
مَیں نے تو جب بھی سوچ کے دیکھا ہے ڈر گیا

کیا ہم تمام لوگ ہیں جنگل کی گود میں
جو بھی گیا یہاں سے وہ اپنے ہی گھر گیا

اب جو بھی دے رہے ہو وہ جھولی میں ڈال دو
کشکول تو تمہاری نظر ہی سے بھر گیا

راتوں کا معجزہ ہے کہ ہر سیلِ اشک سے
دریا جہاں کہیں بھی چڑھا ہے اُتر گیا

مجھ سے کہو جو کہنا ہے ازراہِ دشمنی
وہ کوئی اور ہو گا جو یونہی بپھر گیا

سُن لی ہے میرے کانوں نے تیری ہر ایک بات
دل کے قریب سے جو کبھی تُو گزر گیا

حالات سے رہا ہوں ہر اک لمحہ پنجہ کش
جذبات کے ہجوم سے لیکن مَیں ڈر گیا

ہر اک مراد پا کے بھی وہ نامراد ہے
الزام اپنے کام کا تجھ پر جو دھر گیا

وہ دُور جا کے بھی نہ گیا میرے دل سے دُور
خاموش رہ کے بھی وہ ہر اک بات کر گیا

اک یاد رہ گئی ہے سو وہ بھی اداس ہے
آیا تھا وہ کدھر سے، نہ جانے کدھر گیا

یہ کیا ہُوا نسیم کو روکا نہ جا سکا
جانا نہ تھا یہاں سے کہیں اس کو، پر گیا

نسیم سیفی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انٹرویو

یوسف سہیل شوقی

ملک کے نامور ماہر امراض قلب

محترم ڈاکٹر مسعود الحسن نوری صاحب سے ایک گفتگو

ملک کے مشہور ماہر امراض قلب سی ایم ایچ راولپنڈی کے کنسلٹنٹ کارڈیالوجسٹ اور آرمی میڈیکل کالج کے پروفیسر آف کارڈیالوجی محترم ڈاکٹر کرنل محمد مسعود الحسن نوری ۲۴ر اکتوبر ۱۹۴۸ء کو پیدا ہوئے۔ گجرات آپ کا ہوم ٹاؤن ہے۔ ان کے والد محترم میجر منظور الحسن ایم۔ اے تھے۔ انہوں نے ۳۶-۱۹۳۴ء کے وقت میں ایم۔ اے انگلش اور ایم۔ اے اکنامکس کیا اور ساری عمر تدریس کے پیشہ سے وابستہ رہے۔

محترم ڈاکٹر نوری صاحب نے بتایا کہ ان کے دادا جو حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے رفیق تھے ان کا نام خان صاحب ڈاکٹر نور الحسن تھا۔ ان کے نام کی نسبت سے انہوں نے بھی اپنے نام کے ساتھ 'نوری' کا لفظ لگایا جو اب ان کی پہچان بن گیا ہے۔

جناب ڈاکٹر نوری صاحب نے ایبٹ آباد اور ملٹری کالج سرائے عالمگیر میں تعلیم حاصل کی۔ کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور سے ۱۹۷۰ء میں ایم بی بی ایس کیا۔ آپ واقف زندگی تھے لہٰذا آپ نے اپنی خدمات حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) اللہ آپ پر رحمتیں نازل کرے کی خدمت میں پیش کیں۔ اس وقت ۱۹۷۱ء کی جنگ کا وقت تھا اور قوم کو باصلاحیت جوانوں کی ضرورت تھی۔ مسلح افواج کی طرف سے محترم ڈاکٹر نوری صاحب کو بھی بلایا گیا۔ ڈاکٹر نوری صاحب نہ صرف اپنے کالج میں ایم۔ بی بی ایس میں اوّل آئے تھے بلکہ لاہور کے دونوں کالجوں میں مجموعی نتیجے کے اعتبار سے آپ فرسٹ تھے۔ آپ کی اعلیٰ صلاحیتوں کی وجہ سے آرمی کا اصرار تھا کہ آپ ملک و قوم کی خدمت کے لئے آئیں۔ مکرم ڈاکٹر نوری صاحب نے بتایا کہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) نے اس بات کا ذکر اپنے ایک خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۳، مارچ ۱۹۷۳ء کو یوں فرمایا،

"جہاں تک نوجوان احمدی نسل کا تعلق ہے یہ دوسروں سے بدرجہا بہتر ہے۔ مثلاً میں نے جب ڈاکٹروں کو زندگیاں وقف کرنے کی تحریک کی تو ہمارے چند نوجوان ڈاکٹر جو ڈاکٹری کے آخری سال میں پڑھ رہے تھے انہوں نے اپنے آپ کو رضاکارانہ طور پر اس خدمت کیلئے پیش کیا۔ ان میں سے ایک نوجوان ڈاکٹر وہ بھی تھا جو لاہور کے علاقہ میں یونیورسٹی بھر میں اوّل آیا تھا۔ لیکن جس وقت ان کا نتیجہ نکلا بھارت کے ساتھ ہماری جنگ شروع ہو گئی اور ہمارے ملک کو ڈاکٹروں کی ضرورت پڑ گئی تو ہمارے ان ڈاکٹروں کو بھی انٹرویو کے لئے بلا لیا گیا۔ وہ میرے پاس آئے کہ ہم نے وقف کیا ہوا ہے لیکن حکومت کی طرف سے یہ چٹھی آگئی ہے۔ میں نے ان کو سمجھایا کہ بات یہ ہے کہ جہاں تک اپنے ملک کا سوال ہے اس کی خدمت کو بہر حال مقدم رکھا جائے گا۔ اگر ہمارے ملک کو آپ کی خدمت کی ضرورت ہے تو جب تک ملک کو آپکی ضرورت رہے آپ اپنے ملک کی خدمت کرتے رہیں۔ مگر انٹرویو بورڈ سے صاف صاف کہدیں اس میں گھبرانے یا جھجکنے کی یا ڈرنے کی قطعاً کوئی ضرورت نہیں۔ آپ کہیں کہ ہمارا قصہ یہ ہے کہ ہم احمدی ہیں ہم نے اپنی زندگیوں کو اللہ تعالیٰ کے لئے وقف کیا ہوا ہے۔ ہماری نیت یہ ہے اور ہمارے لئے پروگرام بھی یہی ہے کہ ہم افریقہ کے جنگلوں میں جاکر (دین حق) کی خدمت کریں۔ اور (دین حق) کے غلبہ کی مہم کو کامیاب کرنے کے لئے بساط بھر کوشش کریں۔ مگر جس وقت آپ نے ہمیں انٹرویو کے لئے بلایا تو ہم اپنے امام کے پاس گئے اور انہوں نے یہ مشورہ دیا ہے کہ اگر ملک کو ضرورت ہو اور جب تک ضرورت ہو اس وقت تک کام کرتے رہو اور ہمیں انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ بورڈ سے یہ بھی کہہ دینا کہ ہم بغیر تنخواہ کے بھی ملک کی خدمت کرنے کے لئے تیار ہیں۔ چنانچہ ایک ڈاکٹر نے (یہاں بھی نوری صاحب کا ذکر ہے۔ ناقل) مجھے بتایا کہ جب میں نے انٹرویو بورڈ کے صدر (جو ایک جرنیل صاحب تھے) کے سامنے یہ بات کی تو ان کے منہ سے بے اختیار نکلا کہ ایسی باتیں استثنائی صورت ہی میں سننے میں آتی ہیں اور عجیب بات ہے کہ جب بھی استثنائی طور پر کوئی ایسی بات ہوتی ہے تو وہ جماعت احمدیہ کے منہ سے نکل رہی ہوتی ہے۔ ابھی ہنگامی حالات ہیں اس لئے حکومت نے ہمارے واقف ڈاکٹروں کو فارغ نہیں کیا بلکہ جس ڈاکٹر کے متعلق میں نے بتایا ہے وہ اپنی کلاس میں اول آیا تھا۔ اس کو اس کے بریگیڈئر ڈاکٹر نے کہا کہ خدا نے تمہیں اتنی اعلیٰ عقل و فراست عطا کی ہے تم ایک ہائر کورس کرو لیکن اس کے لئے تمہیں پانچ سال کا معاہدہ کرنا پڑے گا۔ اس نے مجھ سے پوچھا میں نے کہا چپ کر کے اپنا کام کئے جاؤ۔ لیکن بریگیڈئر صاحب کے ذہن پر ہمارے اس بچے کی ذہانت کا کچھ ایسا تاثر تھا کہ وہ ہمارے ایک احمدی کرنل سے کہنے لگے کہ اس کو جب میں یہ کہتا ہوں کہ کورس کر لو تو یہ کہتا ہے میں نے وقف کیا ہوا ہے تم میری طرف سے حضرت صاحب سے کہو کہ یہ بچہ بڑا ذہین ہے اس کو کورس کر لینے دیں۔ پانچ سال کا معاہدہ ہے اس کے بعد نوکری چھوڑ کر خدمت کر سکتا ہے۔ چنانچہ پھر میں نے اجازت دے دی کہ اچھا ہے ایک اور ٹریننگ بھی ہو جائے گی۔ اب وہ اپنا کام بھی کر رہا ہے اور ساتھ ہی کورس بھی کر رہا ہے۔" (الفضل ۳۱۔ مارچ ۱۹۷۳ء صفحہ ۵)

اسی ضمن میں محترم ڈاکٹر نوری کا نام لے کر حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) اللہ آپ پر بے انتہا رحمتیں نازل کرے، نے مندرجہ بالا خطبے سے پہلے ایک بار یوں فرمایا،

"پاکستان میں نوری صاحب ہمارا ایک نوجوان ڈاکٹر ہے پچھلے سال وہ یونیورسٹی میں اپنے لاہور ایریا میں فرسٹ آیا ہے اس نے اپنی زندگی وقف کر دی ہے۔ وہ بغیر ہاؤس جاب کئے جانے کیلئے تیار تھا۔ لیکن جب میں نے دوستوں سے مشورہ کیا تو مجھے معلوم ہوا کہ اگر اس کو ہائر کوالیفکیشن کے لئے امریکہ یا انگلستان بھیجنا ہو تو پھر اس کے لئے ہاؤس جاب کرنا ضروری ہے۔ چنانچہ میں نے اسے کہا کہ پہلے ہاؤس جاب کرو...... وہ ...... بڑا ذہین بچہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی ذہانت اور صحت کو قائم رکھے اور اسے لمبی زندگی عطا فرمائے۔"

(الفضل ۱۲۔ فروری ۱۹۷۲ء صفحہ ۳)

محترم ڈاکٹر نوری صاحب نے بتایا کہ ۱۹۸۲ء میں میں نے امامت رابعہ کے قیام کے بعد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں خط لکھا کہ میں نے زندگی وقف کی ہوئی ہے اور میں حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث کی ہدایت کے ماتحت یہاں کام کر رہا ہوں۔ اب حکم فرمائیں کہ میرے لئے کیا حکم ہے ساتھ ہی میں نے اپنے گھریلو حالات بیان کئے کہ میرے والدین بوڑھے اور ضعیف ہیں میں ان کی بھی خدمت کرنا چاہتا ہوں دوسری طرف یہ بھی میری ذمہ داری ہے کہ میں اپنے وقف کو پورا کروں۔ اس پر حضور ایدہ اللہ کا خط محررہ ۴-۱۱-۸۲ موصول ہوا۔ یہ خط حضور نے انگریزی میں اپنے دست مبارک سے تحریر فرمایا تھا۔ اس میں حضور نے فرمایا تھا کہ میں آپ کا وقف قبول کرتا ہوں آپ اپنے والدین کی خدمت کریں۔ یہی آپ کا وقف ہے۔

ہم نے ڈاکٹر صاحب سے پوچھا کہ ایم۔ بی بی ایس کے بعد آپ نے اور تعلیمی مراحل کیا کیا اور کہاں کہاں طے کئے۔ انہوں نے جواب دیا کہ ایم۔ بی بی ایس کرنے کے بعد میں نے ایم سی پی ایس اور ایف سی پی ایس کی ڈگری لی۔ جو پاکستان میں میڈیسن کی اعلیٰ ترین ڈگری ہے۔ اس کے بعد ۱۹۷۹ء میں لندن سے ایم آر سی پی کیا۔ یونیورسٹی آف لندن میں دل کے امراض کے بارے میں ایک تھیسس لکھا۔ ۱۹۸۸ء میں ان کو امریکن کالج آف کارڈیالوجی کا ایسوسی ایٹ فیلو مقرر کیا گیا۔ اس کے علاوہ امریکہ جاکر مختلف قسم کے ٹریننگ پروگرام اور کورسز بھی کرنے کی توفیق ملی۔ چنانچہ ۱۹۷۸ء سے ۱۹۸۰ء کے عرصے میں دل کے امراض میں سپیشلائز کیا۔

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے ۱۹-۸-۸۹ کو احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن کا اجراء کیا گیا۔ حضور کے ارشاد پر مکرم ڈاکٹر نوری صاحب کو اس ایسوسی ایشن کا صدر بنایا گیا۔ تادم تحریر آپ اس خدمت کو بھی بہ حسن و خوبی انجام دے رہے ہیں۔ اس تنظیم کے تحت خلق خدا کی مفت خدمت کا ایک سلسلہ جاری ہے جس کا ذکر علیحدہ انٹرویو اور طویل گفتگو کا متقاضی ہے۔ اس کے علاوہ محترم ڈاکٹر نوری صاحب راولپنڈی میں ڈاکٹروں کی ایک فلاحی تنظیم سے منسلک ہیں اور اس کے تحت بھی خدمت خلق کا کام جاری رکھے ہیں۔ دیگر ڈاکٹر صاحبان کو بھی ترغیب دے کر اس میں شامل کیا جاتا ہے اور یوں دکھی انسانیت کا درد دور کرنے کی مقدور بھر کوشش کی جاتی ہے۔

محترم ڈاکٹر نوری صاحب نے یہ دلچسپ بات بھی بتائی کہ ملک کے کئی نامور مذہبی رہنما بھی ان کے مریضوں میں شامل ہیں وہ محترم ڈاکٹر صاحب کے اعتقادات سے

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعارف

آداب حیات

یکے از مطبوعات شعبہ لجنہ اماء اللہ کراچی بسلسلہ صد سالہ جشن تشکر

اگر کسی کتاب میں "پیش لفظ" "حرفِ اوّل" یا "عرضِ حال" موجود ہو تو غالباً اس کے کسی مزید تعارف کی ضرورت نہیں ہوتی۔ کیونکہ ان عنوانات کے تحت درحقیقت تعارف ہی مقصود ہوتا ہے۔ اس کتاب میں بھی "پیش لفظ" اور "عرضِ حال" موجود ہیں اس لئے ہم سب سے پہلے آپ کو یہی دو تعارف پیش کرتے ہیں۔

پیش لفظ میں محترمہ سلیمہ میر صاحبہ لکھتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا بے حد و حساب شکر ہے کہ اس نے لجنہ اماء اللہ ضلع کراچی کے شعبہ اشاعت کو صد سالہ سالِ تشکر کے موقعہ پر کتب شائع کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے اللہ تعالیٰ نے جس طرح انسان کی ظاہری ربوبیت کے انتظامات کئے ہیں اسی طرح روحانی پرورش کے لئے انبیاء مبعوث کئے ہیں۔ قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی آخری شریعت اور مکمل ضابطہ حیات ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا "کان خلقہ القرآن" گویا دونوں توام اور ایک ہی سیپ کے موتی ہیں۔ انہی کی تعلیم کی روشنی میں آداب حیات تلاش کئے گئے ہیں۔ محترمہ امۃ الرفیق ظفر نے شعبہ تعلیم کے تحت انہیں ترتیب و تحریر کیا ہے۔ یہ لجنہ اماء اللہ ضلع کراچی کی سیکرٹری تعلیم اور بہت سرگرم اور انتہائی پرخلوص کارکن ہیں (اللہ تعالیٰ انہیں بہتر جزا عطا کرے۔) حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے) نے فرمایا ہے "قرآن کریم کی مثال ایک باغ کی ہے۔ کہ ایک مقام سے انسان کسی قسم کا پھول چنتا ہے پھر آگے چل کر اور قسم کا پھول چنتا ہے۔ قرآن کریم وہ آداب سکھاتا ہے۔ کہ جن کا جاننا انسان بننے کے لئے نہایت ضروری ہے۔ اور ہر ایک فساد کی اسی زور سے مدافعت کرتا ہے کہ جس زور سے وہ آج کل پھیلا ہوا ہے۔ گویا احکام قدرتی کا آئینہ ہے۔ پس چاہیئے ہر ایک مقام کے مناسب حال فائدہ اٹھاوے"

(الحکم ۳۱ جنوری ۱۹۰۱ء)

خدا کرے تمام قارئین ان ہدایت کے چشموں سے سیراب ہو کر حقیقی دین حق سیکھ لیں۔ اور اپنی نجات کی راہیں اختیار کریں۔

کتاب کی پروف ریڈنگ میں عزیزہ امۃ الشکور امجد بیگ صاحبہ نے بہت محنت کی ہے۔ خدا تعالیٰ سب معاونت کرنے والوں کو جزائے خیر سے نوازے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

یہ تو تھا پیش لفظ۔ اب امۃ الرفیق ظفر صاحبہ کی "عرض حال" سنئے یا پڑھئے۔

دین حق وہ عالمگیر مذہب ہے جس نے انسان کی ہر شعبہ ہائے زندگی کے متعلق راہنمائی کی ہے۔ اس نے انسان کو روحانی، مذہبی، ملّی، اجتماعی، معاشرتی اور عائلی زندگی گذارنے کے طریقے نہایت احسن رنگ میں بتائے (دینی قوانین) کے تمام احکامات میں حکمت اور جامع ہدایات موجود ہیں۔ سب سے بڑی راہ آداب و مراتب کی راہ ہے۔ محسنِ انسانیت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ ہمارے لئے مشعلِ راہ ہے۔ پرسکون زندگی گذارنے کے لئے جتنے بھی آداب و اطوار تھے وہ آپؐ کے اقوال و افعال سے صحابہ کرامؓ نے سیکھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کے بابرکت وجود کو کائنات میں بسنے والے ہر انسان کے لئے اسوہ حسنہ ٹھہرایا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے

"تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کے رسول میں اسوۂ حسنہ ہے۔"

(کامل قوانینِ دین) کے حامل کی حیات طیبہ میں بیک وقت علم و عمل کی لازوال خوبیاں موجود ہیں۔ آپ قرآنی تعلیمات کا مرقع تھے۔ حضرت عائشہؓ آپ کے اخلاق و اطوار کی گواہی یوں دیتی تھیں کان خلقہ القرآن کہ آپ قرآن مجید کی عملی تصویر تھے۔ آپ کے اوصاف حمیدہ اور شمائل جلیلہ اور آداب حسنہ آج بھی ہمیں ایک کامیاب، مثالی، جنتی زندگی گذارنے کا درس دے رہے ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ آپ کے بتائے ہوئے احکامات اور فرمودات کی وجہ سے آج بھی آپ عالمگیر نظام تربیت و تمدن کی اساس قائم ہے روحانیت کی بنیاد ادب پر موقوف ہے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (آپ پر ہمیشہ سلامتی نازل ہوتی رہے) فرماتے تھے:- الطریقۃ کلہا ادبٌ روحانیت کی تمام تر بنیاد ادب پر ہے۔ روحانیت کی ترقی کے لئے ہم پر لازم ہے کہ ہم دین حق کے پیش کردہ آداب کو ہمیشہ ملحوظ رکھیں تا وصال الٰہی کے جام نوش کر سکیں۔

کتاب آداب حیات میں جو آداب پیش کئے گئے ہیں وہ دراصل عبادات کو بجا لانے کے ذرائع ہیں، انکو قرآن مجید، سنت نبویؐ، احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں بیان کیا گیا ہے۔

خدا کرے کہ ہم آداب زندگی کے ان بہتے ہوئے دھاروں سے مستفیض ہو کر اپنی عادات و اطوار کو دین حق کے سانچے میں ڈھالیں ہمیشہ دین حق کی عظمت و کردار کو اپنائیں اور ادب و تادیب کے میدانوں سے گذرتے ہوئے اللہ تعالیٰ اور اس کی مخلوق کے حقوق ادا کر سکیں کیونکہ دین نام ہے حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس حقیر کوشش کو قبول فرمائے اور ہمیں ہمیشہ اپنی رضا کی راہوں پر چلائے۔

یوں تو ہم سمجھتے ہیں کہ "پیش لفظ" اور "عرضِ حال" کی عبارتیں پیش کر دینے کے بعد کسی مزید تعارف کی ضرورت نہیں لیکن اگر فہرست مضامین پیش کر کے کتاب کی ایک جھلک بھی آپ کے سامنے رکھ دی جائے تو یقیناً اس کتاب کے مطالعے کا شوق نہ صرف آپ کے دل میں پیدا ہو گا بلکہ زیادہ سے زیادہ بڑھتا چلا جائے گا۔ اس کے مضامین کی فہرست کچھ یوں ہے۔

قرآن مجید کی تلاوت کے آداب۔ انبیا کرام کی محافظت کے آداب۔ اکرام والدین کے آداب۔ نماز کے آداب۔ جمعہ کے آداب۔ بیوت الذکر کے آداب۔ مجالس کے آداب۔ راستوں اور سرِ راہ نشست گاہوں کے آداب۔ گفتگو کے آداب۔ سونے اور بیدار ہونے کے آداب۔ لباس کے آداب۔ ملاقات کے آداب۔ سلام کے آداب۔ کھانے کے آداب پینے کے آداب۔ دعوتوں کے آداب۔ عیادت کے آداب۔ تعزیت کے آداب۔ سفر کے آداب۔

یہ کل انیس مضامین ہیں۔ آپ نے دیکھا ہو گا کہ ان انیس مضامین میں ہر وہ بات شامل ہے جس کا ہم میں سے ہر شخص کو کسی نہ کسی وقت معلوم ہونا لازمی ہے۔ آداب تو چیز ہی ایسی ہیں کہ ان کے بغیر نہ عمل مکمل ہوتا ہے نہ مستحسن۔ آپ نے نماز پڑھی اور نماز کے آداب کو ملحوظ نہ رکھا تو نہ صرف نماز کا پڑھنا بیکار گیا بلکہ ہو سکتا ہے کہ اس سے بھی کچھ زیادہ ہو۔ کہنے کو جی نہیں چاہتا۔ لیکن کہے بغیر رہا بھی نہیں جاتا کہ آپ کی نماز آپ کے لئے مصیبت بن جائے۔ ویل کا لفظ ایسی ہی نماز کے لئے تو آیا ہے۔ یا آپ مجالس میں اٹھنے بیٹھنے والے ہوں اور مجالس کے آداب سے بے بہرہ۔ یا اگر بے بہرہ نہیں تو غافل یعنی جاننے کے باوجود آپ ان آداب کو عمل میں نہ لاتے ہوں تو آپ خود سوچ لیجیئے کہ مجالس میں دیگر بیٹھنے والے آپ کے متعلق کیا سمجھیں گے۔ انہیں ایسا کرنا تو نہیں چاہیئے لیکن ہو سکتا ہے کہ وہ آپ پر پھبتی اڑائیں اگرچہ چاہیئے تو یہ کہ آپ کو آرام سے سمجھا دیں۔

اسی طرح جتنے دیگر مضامین اس میں شامل کئے گئے ہیں ان کے آداب سے واقف ہونا ازحد ضروری ہے۔ اس کتاب کا انتساب بھی پیش خدمت ہے امۃ الرفیق ظفر کہتی ہیں:-

"خاکسار اپنی اس کتاب کو۔ اپنی نہایت قابل صد احترام حضرت چھوٹی آپا سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ اطال اللہ بقاءھا کے نام سے منسوب کرتی ہے جنکی برکت اور صحبت اور دعاؤں سے عاجزہ کو دین کی محبت عطا ہوئی۔ اور جن کی زیر تربیت گذارے ہوئے چار سال میری زندگی کا سب سے قیمتی سرمایہ ہیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کی صحت و عمر میں بے انداز برکت دے اور آپ کے بابرکت وجود سے ہمیشہ فیضیاب کرے۔"

شعبہ اشاعت لجنہ اماء اللہ کراچی چھوٹی چھوٹی کتابیں تو شائع کرتی ہی تھی لیکن یہ کتاب ۲۲۴ صفحات پر مشتمل ہے۔ خوبصورت گٹ اپ اور خوبصورت اور بہتر کاغذ اور اتنی اچھی کتابت کے ساتھ کتاب کا شائع کرنا خاصے وسائل مانگتا تھا۔ چنانچہ اس سلسلے میں جذبات تشکر کے ماتحت شعبہ نے لکھا ہے:-

"شعبہ اشاعت محترمہ امۃ الحی خالد صاحبہ اور محترمہ امۃ الباری نعیم صاحبہ کا ممنون ہے جنہوں نے اپنے درج ذیل بزرگوں کی طرف سے اس کتاب کا خرچ ادا کیا ہے اللہ تعالیٰ ان کی قربانی کو قبول فرمائے اور اللہ تعالیٰ ان سب کو بہتر بدلہ عطا فرمائے۔

۱۔ مکرم محترم جناب چوہدری تاج محمد صاحب کاہلوں آف چھور (رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

۲۔ مکرم محترم جناب محمد دین صاحب آف تلونڈی۔

۳۔ مکرم محترم جناب چوہدری محمد شریف صاحب آف ساہیوال (رفیق حضرت بانی

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کا خط ملا

مکرم ہدایت اللہ ہادی صاحب اونٹاریو کینیڈا سے لکھتے ہیں:۔

کہیئے مزاجِ گرامی؟ مجھے پاکستان چھوڑے ہوئے دس سال سے زائد ہوگئے ہیں۔ ۱۹۶۷ء کے اوائل میں تعلیم الاسلام کالج ربوہ سے فارغ التحصیل ہوکر کراچی آگیا تھا اور وفاقی سول سروس کا ملازم ہوگیا تھا جب میں اپنے ماضی پر نظر ڈالتا ہوں تو آپ مجھے بہت یاد آتے ہیں۔ تحریک جدید کے مشرقی کونے میں آپ کے ساتھ "حلقہ ارباب ذوق" کی علمی، ادبی اور تحقیقی محفلیں جما کرتی تھیں جس میں مکرم پرواضی صاحب، مسعود دہلوی صاحب، عبدالسلام اختر صاحب، شبیر صاحب اور بعض دوسری ادبی شخصیتیں جن کے نام اس وقت مرے ذہن میں مستحضر نہیں ہیں۔ عاجز تعلیم الاسلام کالج کے رسالہ المنار سے چھ سال تک مجلس ادارت سے وابستہ رہا ہے مجھے یاد پڑتا ہے۔ کہ شائد آپ نے مجھے احمد بیلو یونیورسٹی، زاریہ نائیجیریا میں خط لکھا تھا۔ کہ آپ حضور کے ارشاد کی تعمیل میں صد سالہ جشن کے لئے احمدی شعراء سے متعلق ایک کتاب تدوین کرنے کا منصوبہ ہے۔ اس کے لئے آپ نے فرمایا تھا۔ کہ عاجز اپنا ہلکا پھلکا تعارف تصویر، نظموں اور غزلوں کے چند نمونے آپ کی خدمت میں ارسال کرے۔ واللہ اعلم بالصواب یہ کتاب چھپ کر منصۂ شہود پر آچکی ہے یا نہیں۔ میں نے آپ کے اس گراں قدر منصوبے کا یہاں مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب سے ذکر کیا تھا۔ ان کو بھی آپ کی اس تاریخی کتاب کو دیکھنے کا بہت اشتیاق ہے۔ کیونکہ آپ کی اردو اور انگریزی کی کتب احمدیہ مرکزی لائبریری ٹورانٹو کینیڈا کی زینت ہیں۔

کم و بیش ۱۹۶۲ء سے لیکر آج تک کسی نہ کسی پہلو سے مجلس ادارت سے وابستہ رہا ہوں۔ جب سے یہاں آیا ہوں ماہنامہ احمدیہ گزٹ کینیڈا کی کی مجلس ادارت کا ادنیٰ کارکن ہوں۔ براہ کرم اپنا کوئی مضمون اور نظم ہمارے پرچہ کے لئے مخصوص فرمائیں۔ اور کتابت کروا کر بھجوائیں جس طرح مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب اور عبدالسمیع خان صاحب اپنے مضامین کتابت کروا کر ہمیں بھجواتے ہیں اور کبھی کبھی استاذی المحترم پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب نظم بھجواتے ہیں۔ میں نے اکثر و بیشتر کوشش کی ہے۔ کہ الفضل کے تراشوں کو احمدیہ گزٹ کی زینت بناؤں۔ کیونکہ الفضل یہاں ہر گھر میں نہیں جاتا۔ لیکن ہم ایک بہت بڑی مشکل سے دوچار ہیں۔ کہ آپ قانونی طور پر بعض اصطلاحیں استعمال نہیں کرسکتے۔ اور حضور کے روح پرور خطبات کی ہمیں بے حد ضرورت ہے۔ جو ہمیں مجبوراً بدر قادیان سے لینے پڑتے ہیں۔ لیکن چھپنے کے بعد اکثر پڑھے نہیں جاتے۔ ادھر کتابت کا بہت بڑا مسئلہ ہے۔ ہمارے ہاں کوئی پیشہ ور کاتب نہیں ہے۔ سب رضاکارانہ کام کرتے ہیں۔ اتنی مصروف زندگی میں اپنا قیمتی وقت دیتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے اخلاص میں برکت ڈالے۔ آپ نے عورتوں کے رسالہ النساء پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا تھا۔ کہ معلوم ہوتا ہے کہ کاتب ربوہ سے کینیڈا وساور کرنا پڑے گا۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔ امریکہ میں تو ہدایت صاحب موجود ہیں۔

مجھے نہیں معلوم کہ ہمارا احمدیہ گزٹ آپ کو باقاعدگی سے ملتا ہے یا نہیں؟ البتہ شعبہ تاریخ احمدیت، خلافت لائبریری اور بعض دوسرے اداروں کو ربوہ میں جاتا ہے۔ اس کے علاوہ یورپ، افریقہ کے تمام مشن ہاؤس کو یہ پرچہ حضور کے ارشاد کی تعمیل میں جاتا ہے۔ بفضلہ تعالیٰ حضور کئی بار اپنی خوشنودی کا اظہار فرما چکے ہیں۔ جو احمدیہ گزٹ کی زینت بن چکا ہے۔

(طاہرہ ہادی) میری بیگم کی والدہ بچپن میں فوت ہوگئی تھیں۔ اس لئے ان کی تمام تربیت حضرت صاحبزادی بی بی امۃ الرشید صاحبہ بیگم محترم میاں عبدالرحیم احمد صاحب کے ہاں ربوہ میں ہوئی ہے۔ آپ نے کچھ تعلیم کراچی یونیورسٹی اور جامشورو یونیورسٹی سندھ سے حاصل کی ہے۔ آپ کا تعلق بھاگل پور صوبہ بہار سے ہے۔ نصاب کے لحاظ سے ان کا صحافت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ البتہ ادب، معاشیات، سیاسیات اور ریاضی کی طالب علم ہیں۔ آپ سولہ سال تک ریاضی پڑھاتی رہی ہیں۔ آپ نے ابتداء سے ہی میرے لکھنے پڑھنے حتیٰ کہ یونیورسٹی کے تحقیقاتی مقالوں میں میری بڑی مدد کی ہے۔ اور میری تمام مطبوعات میں ان کا ذکر ملتا ہے۔ خواہ وہ پاکستان میں چھپی ہوں یا نائیجیریا میں یا کینیڈا میں۔

کینیڈا آنے کے بعد ان کے چار مضامین مصباح میں چھپ چکے ہیں۔ گذشتہ کئی سالوں سے احمدیہ گزٹ اور النساء میں باقاعدگی سے لکھ رہی ہیں۔ امسال جلسہ سالانہ میں ناظمہ پریس تھیں۔

یاد رہے کہ میرا بھی صحافت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ میں نصاب کے لحاظ سے معاشیات، سیاسیات، قانون، انفارمیشن سائنس کا طالب علم ہوں اور اب تک جو بھی لکھ سکا ہوں۔ وہ آپ بزرگوں کے علم و فضل کے کمال سے فیض پایا ہے۔ کیونکہ

جمال ہمنشیں در من اثر کرد
وگرنہ من ہماں خاکم کہ ہستم

براہ کرم اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اور تمام اہلِ قلم، علم و فضل بزرگوں کو سلام اور درخواست دعا

مکرم سلیمان طاہر صاحب آف کراچی کیسے ہیں۔ ان کو بہت بہت سلام۔ وہ میرے کلاس فیلو ہیں۔

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات —— نون سین

نائیجیریا میں مذہبی فسادات

لیگوس۔ نائیجیریا میں کانو سے ملنے والی ابتدائی خبروں کے مطابق گذشتہ سوموار کے روز مسلم/عیسائی جھگڑوں میں تقریباً ۱۰۰ افراد ہلاک ہوگئے (بعد میں بہت زیادہ تعداد کا پتہ چلا ہے) جس ذریعے سے یہ خبر لیگوس پہنچی اس نے اپنے آپ کو ظاہر کرنے کی اجازت نہیں دی۔ اس نے یہ بھی بتایا کہ فساد کرنے والوں میں سے بعض لوگ لاشوں کو جلا رہے تھے اور یہ سب کچھ نائیجیریا کے سب سے بڑے شہر کانو میں ہوا۔ کہتے ہیں کہ ایک عیسائی واعظ جرمنی سے اس علاقے میں آیا جہاں مسلمانوں کی آبادی دوسروں سے زیادہ ہے اور اس کے نتیجے میں یہ فسادات شروع ہوئے۔ چنانچہ کانو کی انٹرنیشنل ایئرپورٹ بند کر دی گئی اور تمام راستے جو ایک ہزار سالہ پرانے شہر۔ کانو۔ کو جاتے تھے ان پر روکیں کھڑی کر دی گئیں۔ اس شہر کی آبادی اس وقت چالیس سے ساٹھ لاکھ کے درمیان بتائی جاتی ہے۔

فوج نے اس سلسلے میں کوئی کردار ادا نہیں کیا۔ زیادہ تر اسی دہشت گردی کے واقعات کانو کے اس علاقے میں ہوئے جہاں عیسائی رہتے ہیں اور جسے سیبن گری (SABONGARI) کہا جاتا ہے اس میں ابو (IBO) قبیلہ جس کا مشرقی نائیجیریا سے تعلق ہے کر لوگ بودوباش رکھتے ہیں۔ اس سے پہلے کیمرون سے آنے والے ایک شخص کی وجہ سے آج سے کئی سال قبل فسادات ہوئے تھے۔ اس شخص کا دعویٰ یہ تھا کہ مسلمان اپنی راہ سے ہٹ چکے ہیں۔ اس لئے ان کو قتل کیا جائے۔ چنانچہ اس کے پیروکاروں نے جو اس کے ساتھ کیمرون سے آئے اور جو نائیجیریا میں بھی موجود تھے ایک بہت بڑی تعداد مسلمانوں کی ہلاک کر دی تھی۔

سیاسی طور پر بھی جب سے نائیجیریا کو آزادی ملی ہے۔ عیسائیوں اور مسلمانوں کے تعلقات عام طور پر دوستانہ نہیں رہے۔ سر ابوبکر تفاوا بالیوا جو پہلے وزیراعظم تھے ان کے متعلق کہا جاتا تھا کہ عیسائی سیاستدانوں نے جن کا تعلق مشرقی نائیجیریا سے تھا انہیں اغوا کیا اور نہایت ظالمانہ طریق پر ہلاک کیا۔ ان کے بعد ارونسی (IRONSI) عیسائی تھے وہ ان کی جگہ آئے تو انہیں مبینہ طور پر مسلمانوں نے ہلاک کیا۔ ان کے بعد ایک مسلمان جن کا نام محمد تھا۔ وہ آئے (ان کے نام پر لیگوس کی ایئرپورٹ کا نام بھی رکھا گیا تھا) انہیں بھی گولیوں سے بھون دیا گیا گویا کہ کسی نہ کسی رنگ میں سیاسی چپقلش نے مذہبی رنگ اختیار کر لیا اور ایک لمبے عرصے سے یہ بات چل رہی ہے اب گذشتہ چند سالوں سے تعلیمی میدان میں بھی عیسائیوں اور مسلمانوں کا مناقشہ جاری ہے۔ اس سارے عرصہ میں ایک ایسا واقعہ بھی ہوا جس میں مشرقی نائیجیریا کے قبیلے ابو نے اپنا الگ ملک جسے وہ بیافرا کہتے تھے قائم کرنے کی کوشش کی اور اس طرح وفاقی حکومت اور مشرقی نائیجیریا کے لوگوں کا تصادم ہوا۔ انہی ایام میں کہا جاتا تھا کہ ابو قبیلہ کے لوگ بڑے بڑے تھیلے اور خنجر اٹھائے پھرتے تھے وہ مسلمانوں کے سر کاٹ کر اپنے تھیلے

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگان

چوہدری نذر محمد نذیر گولیکی

پیر محمد اکبر صاحب سقراط

پیر محمد اکبر سقراط مورخہ ۱۹ اگست ۱۹۹۱ء کو ربوہ میں اپنے بڑے بیٹے پیر افتخار احمد تاج بی۔ اے بی۔ ایڈ کے ہاں اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ پیر صاحب کے والد مشہور گدی دیوان حضوری جہلم سے منسلک تھے۔ پیر صاحب کے والد پیر سلطان علی احمدیت میں شامل نہ تھے۔ لیکن ان کو احمدیت میں داخل ہونے کا سبب حضرت مولانا امام دین اور حضرت پیر حاجی غلام غوث جو اولین رفقاء بانیٔ سلسلہ تھے بنے خوش قسمتی سے حضرت مولانا امام دین۔ حضرت مولانا غلام رسول راجیکی اور حضرت پیر غلام غوث وغیرہم بزرگوں نے جماعت احمدیہ گولیکی کو احمدیت کا ایک خوش نما ہرا بھرا سرسبز باغ عطا فرمایا جس کا پھل آج تیسری نسل کھا رہی ہے۔

پیر سقراط صاحب ۱۹۱۷ء میں داخل احمدیت ہوئے۔ عین جوانی تھی حضرت مولوی امام دین پیر صاحب کے رشتہ میں خالو تھے۔ گھر ساتھ ساتھ تھے۔ گاؤں کے عین وسط میں یہ سارا محلہ بفضلِ تعالیٰ حضرت مولانا امام دین کی وجہ سے احمدی ہو گیا۔ پیر صاحب مڈل S.V تھے۔ ساری سروس ۳۸ سال کی ضلع اٹک کے اردگرد گزاری ۱۹۵۷ء میں واپس ریٹائر ہو کر گولیکی آ گئے۔ ۱۹۸۰ء تک ۲۳ سال امام الصلوٰۃ صدر اور سیکرٹری مال کے عہدوں پہ خدمات سرانجام دیں۔ ۱۹۸۰ء سے تادمِ وفات ربوہ میں اپنے بڑے بیٹے کے پاس رہائش پذیر رہے۔ اللہ تعالیٰ نے پیر صاحب کو ایک کمپیوٹر قسم کا دماغ عطا فرمایا تھا۔ دنیاداری کے امور سے ان کو کوئی دلچسپی نہ تھی۔ خدمتِ دین کا شوق تھا۔ انہوں نے اپنی زندگی کے اوقات کو ایک مشین کی طرح بنایا ہوا تھا۔ ہر کام وقت مقررہ پر شروع کرنا۔ سلیقے سے سرانجام دینا۔ وقت پر ختم کرنا ان کا خاصا تھا۔ رات تہجد میں اٹھنے کا وقت مقرر۔ صبح بیت میں آنے کا وقت مقرر۔ ہر کام کا دورانیہ مقرر۔ بیت کی صفائی۔ غسل خانوں کی حفاظت۔ لائبریری کی کتب کی ہینڈلنگ نمبرنگ۔ جلد سازی وغیرہ اس سلیقے سے کرتے کہ لوگ آ کر دیکھتے۔ بعد ریٹائرمنٹ بغیر استاد کے عربی کی تعلیم حاصل کی۔ صرف۔ نحو وغیرہ سیکھنے کے بعد قرآن حفظ کرنا شروع کر دیا۔ اور کافی حصے پر عبور حاصل کر لیا۔ اپنا کام اپنے ہاتھ سے کرتے کبھی دوسرے کو نہ حکم دیتے۔ کبھی کسی سے ایک پیسہ بھی ادھار نہ لیتے اور نہ ہی اپنی تکلیف کا کسی کو احساس ہونے دیتے ان کے بڑے بیٹے پیر افتخار احمد تاج ریٹائرڈ پرنسپل ہائر سیکنڈری سکول ضلع گجرات نے اپنے والد محترم کی خدمت کا حق ادا کرنے میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی۔

کس نے کیا کہا؟

جسٹس سردار محمد ڈوگر کہتے ہیں:۔

رشوت انصاف کے دروازے تک پہنچ گئی، بدعنوانی کے ابلیس نے ملک کو قابو کیا ہوا ہے۔ میں یہ بات دس برسوں سے بند کمروں میں کرتا تھا لیکن اب کھلے بندوں کہنے پر مجبور ہوں، نئے سسٹم رائج کرتے کرتے ہم پچھلا سسٹم بھی گرا دیں گے۔ حکومت اور سیاستدان جان لیں کہ عدالتوں کو آزادی سے کام نہ کرنے دینا حکومت اور عوام دونوں کے مفاد میں نہیں، عدلیہ پر تنقید کا فیشن کچھ زیادہ ہو گیا۔

عدالتِ عالیہ لاہور کے جسٹس سردار محمد ڈوگر نے کہا کہ ہمارے ملک کو ابلیس نے رشوت کی صورت میں قابو کیا ہوا ہے اور رشوت کینسر کی طرح ہماری رگوں میں پھیل گئی ہے۔ اور رشوت تو اب انصاف کے دروازوں میں بھی پہنچ گئی ہے جو کہ انتہائی پریشان کن صورت حال ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں یہ بات گذشتہ دس برسوں سے بند کمروں میں کہا کرتا تھا مگر آج میں کھلے بندوں کہنے پر مجبور ہوں۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن شیخوپورہ کی طرف سے اپنے جسٹس خلیل الرحمن اور جسٹس ملک عبدالقیوم کے اعزاز میں دیئے گئے عصرانہ میں خطاب کرتے ہوئے کیا۔ جسٹس سردار محمد ڈوگر نے کہا کہ اگر ملک میں نئے نئے سسٹم رائج کرنے کا رواج جاری رہا تو پچھلا سسٹم تو ہم خود گرا دیں گے۔ لیکن نیا سسٹم قائم نہیں کر سکیں گے۔ جبکہ سسٹم مہینوں میں نہیں صدیوں کے بعد بنتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حکومت اور سیاستدانوں کو یہ بات جان لینی چاہیئے کہ عدالتوں کو ان کے قیام کے مطابق آزادی سے صحیح طور پر کام نہ کرنے دینا نہ صرف حکومت بلکہ عوام کے مفاد میں بھی نہیں ہو گا۔ اور یہ کہنا بھی درست نہیں ہے کہ عدلیہ لوگوں کے دروازوں تک انصاف پہنچانے میں ناکام رہی ہے جبکہ عدلیہ پر تنقید کرنے کا فیشن کچھ زیادہ ہی ہو گیا ہے اور اگر عوام کا اعتماد عدلیہ سے اٹھ گیا تو کوئی دروازہ ایسا نہیں رہے گا جو عوام حصول انصاف کیلئے کھٹکھٹا سکیں۔ انہوں نے کہا کہ مجھے ذاتی طور پر دکھ ہے کہ میں جب وکالت کرتا تھا تو وکلاء اور عدلیہ کے خلاف بے بنیاد تنقید ہونے پر ضرور احتجاج ہوتا تھا لیکن آج محسوس ہوتا ہے کہ وکلاء میں یہ حس ختم ہو گئی ہے اور لگتا ہے کہ ان کے لئے ایسے مسائل اور دلچسپیاں پیدا کر دی گئی ہیں کہ آج کوئی وکیل اس بارے میں بات نہیں کرتا۔ جسٹس سردار محمد ڈوگر نے کہا کہ خیر اور شر کا مقابلہ روز اول سے ہے اور کبھی خیر کا پلہ بھاری ہوتا ہے اور کبھی شر کو وقتی طور پر غلبہ حاصل ہو جاتا ہے۔ لیکن اس امتحان میں ہمیشہ خوش قسمت قومیں کامیاب اور بدقسمت قومیں ناکام ہوتی ہیں۔

(روزنامہ "جنگ" ۲۳ اکتوبر ۱۹۹۱ء)

بقیہ: صفحہ ۳ سے آگے

اچھی طرح واقف ہیں لیکن اس کے باوجود علاج کے وقت وہ ڈاکٹر نوری صاحب کے پاس ہی آتے ہیں۔ اسی طرح ایک شدید مخالفِ احمدیت کو دل کا دورہ پڑا۔ عید کا دن تھا۔ کوئی ڈاکٹر میسر نہ تھا۔ محترم نوری صاحب سے رابطہ کیا گیا تو آپ فوری طور پر گئے۔ وہ صاحب زندگی اور موت کی کشمکش میں مبتلا تھے۔ ڈاکٹر نوری صاحب نے انکو فوری طبی امداد دی۔ خدا نے فضل کیا ان کی جان بچ گئی۔ ہوش میں آنے کے بعد انہوں نے اپنا تعارف خود کرواتے ہوئے کہا کہ میں نے زندگی میں جو سب سے بڑا کام کیا ہے وہ یہ ہے کہ میں ان میں سے ایک تھا جنہوں نے مرزائیوں کو غیر مسلم قرار دلوایا ہے۔ اسے علم نہ تھا کہ اس کی زندگی بچانے کا سبب بننے والا ایک احمدی ڈاکٹر ہے۔ مگر ڈاکٹر نوری صاحب خاموش رہے۔ اس کا علاج کرتے رہے حتیٰ کہ وہ تندرست ہو گیا اور ڈاکٹر صاحب اس کے پاس سے آ گئے۔ ان کا علاج بعد میں بھی جاری رہا۔ تب اسے بعد میں جا کر پتہ چلا کہ ڈاکٹر صاحب احمدی ہیں تو اس نے آپ سے معذرت کی!! اس کے بعد بھی وہ جب تک زندہ رہا آپ سے ہی علاج کرواتا رہا۔

بقیہ صفحہ ۴ سے آگے

سلسلہ عالیہ احمدیہ)

۴۔ مکرم محترم جناب چوہدری شاہنواز صاحب

اللہ تعالیٰ ان محترم بزرگوں کو جنت کے اعلیٰ ترین درجات سے نوازے۔"

اس تعارف کو پیش کرنے کے بعد یہ کہنا محض تکلف ہو گا کہ ایسی کتاب کا ہر گھر میں موجود ہونا ضروری ہے۔ تاکہ بڑے بھی ان آداب سے واقف ہوں اور چھوٹوں میں بھی یہ آداب پیدا کرنے کی کوشش کی جائے۔ کتاب سامنے موجود ہو اور اسے بار بار مطالعہ کیا جائے۔ تو یہ بات آسان ہو جاتی ہے۔ یہ تو آپ جانتے ہی ہیں کہ لجنہ کراچی کی شائع کردہ کتب کہاں سے ملتی ہیں!

ن۔ س

بقیہ صفحہ ۵ سے آگے

میں ڈال کر اپنے مراکز میں لے جاتے تھے۔ مسلمانوں کو بھی جیب کانو اور اس کے گرد و نواح میں موقعہ مل جاتا وہ عیسائیوں کو گھروں سے باہر نکال کے دیوار کے ساتھ کھڑا کر کے یا زمین پر لٹا کر گولیوں سے اڑا دیتے تھے۔ بہرحال ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نائیجیریا کو امن و امان عطا کرے اور مختلف مذاہب کے لوگوں کو آپس میں مل جل کے رہنے کا حوصلہ دے۔

"تم اپنے دلوں کو سیدھے کر کے اور زبانوں اور آنکھوں اور کانوں کو پاک کر کے اس کی طرف آ جاؤ کہ وہ تمہیں قبول کرے گا۔"

(حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

اعلان نکاح: مکرم غلام قادر صاحب دارالبرکات ربوہ کے بڑے بیٹے مکرم داؤد عزیز احمد صاحب کا نکاح مورخہ ۱۹ جون ۹۱ء کو نیویارک (امریکہ) میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہِ شفقت مبلغ بیس ہزار امریکن ڈالر کے عوض عزیزہ مکرمہ خالدہ رسول صاحبہ بنت مکرم چوہدری غلام رسول صاحب آف کینیڈا کے ساتھ پڑھا۔

○ عزیزہ مکرمہ کیپٹن راحیلہ اقبال صاحبہ بنت مکرم سید ظہور احمد شاہ صاحب کا نکاح ہمراہ عزیزم مکرم مبارک احمد صاحب ابن مکرم عبدالغفار شاکر صاحب آف میموریل فوٹو گرافر بعوض مبلغ ۴ ہزار جرمن مارک ۲۵ اکتوبر ۱۹۹۱ء کو بعد نماز عصر بیت المبارک ربوہ میں محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے پڑھا۔

○ عزیزہ منصورہ شاہدہ صاحبہ بنت مکرم شیخ عبدالرشید شرما صاحب اور مکرم اسماعیل مبارک احمد صاحب ابن مکرم خورشید احمد منیر صاحب کے نکاح کا اعلان مورخہ ۱۸ اکتوبر کو مکرم مبارک احمد صاحب ناصر مربی سلسلہ نے بیت الاحمدیہ شنکارپور سندھ میں بعوض حق مہر چالیس ہزار روپے کیا۔ عزیز اسماعیل مبارک احمد حضرت شیخ عبدالرحیم صاحب شرما رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے نواسے اور عزیزہ منصورہ شاہدہ انکی پوتی ہیں۔

○ مکرم ساجد احمد صاحب ابن مکرم چوہدری عبدالخالق صاحب کا نکاح ہمراہ عزیزہ ناصرہ پروین صاحبہ بنت مکرم رشید احمد صاحب بعوض مبلغ دس ہزار روپے حق مہر مورخہ ۲۵ اکتوبر ۱۹۹۱ء کو مکرم حافظ جواد احمد صاحب نے چک نمبر ۶۴ جنوبی ضلع سرگودھا میں پڑھا۔

○ مکرم مظفر محمود احمد صاحب مربی سلسلہ کی ہمشیرہ محترمہ نسیم بشریٰ صاحبہ بنت مکرم میاں عارف محمد صاحب فیکٹری ایریا ربوہ کا نکاح مورخہ ۵ اکتوبر ۹۱ء بعد نماز عصر مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب نے مبلغ پندرہ ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم محمد جاوید باجوہ صاحب ابن مکرم رحمت اللہ باجوہ صاحب آف چک ۳۷ جنوبی کے ساتھ بیت المبارک میں پڑھا۔

احباب ان رشتوں کے ہر جہت سے مبارک اور بابرکت ہونے کے لئے دعا کریں

اعلان ولادت:۔ مکرم فہیم احمد صاحب خالد مربی سلسلہ کو اللہ تعالیٰ نے ۱۸ اگست ۱۹۹۱ء کو پہلی بیٹی عطا فرمائی ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچی کا نام "سجیلہ سوسن" عطا فرمایا ہے یہ بچی خدا تعالیٰ کے فضل سے وقفِ نو کی تحریک میں شامل ہے۔

○ مکرم محمد اعجاز صاحب ۱۹/۹ دارالرحمت وسطی ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۸ اکتوبر ۹۱ء کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود کا نام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت ابرار احمد عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب بھامبڑی صدر محلہ دارالنصر غربی کا نواسہ اور چوہدری محمد ابراہیم صاحب دیالگڑھی کا پوتا ہے۔

○ مکرم وحید احمد صاحب سعید آف ناروے ابن مکرم محمد سعید صاحب زرگر کو خدا تعالیٰ نے مورخہ ۸ اکتوبر کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود مکرم سید اعجاز احمد شاہ صاحب سابق انسپکٹر مال کا نواسہ ہے۔ حضور اقدس نے عزیز کا نام "فراز احمد" عطا فرمایا ہے۔

○ مکرم بشیر احمد صاحب عاصی آف جلالپور جٹاں لکھتے ہیں کہ میرے بھائی ڈاکٹر محمد رشید صاحب کو اللہ تعالیٰ نے لڑکا عطا فرمایا ہے اور مجھے بھی پندرہ سال بعد لڑکا عطا فرمایا ہے۔

○ مکرم مشہود احمد صاحب ظفر مربی سلسلہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ۲۳ اگست ۱۹۹۱ء کو پہلی بچی سے نوازا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچی کو تحریک وقف نو کے لئے قبول فرمایا ہے اور بچی کا نام نائلہ ظفر عطا فرمایا ہے۔

○ مکرم طاہر حبیب سیٹھی صاحب آف جہلم کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۶ ستمبر بروز جمعرات بیٹی سے نوازا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بیٹی کا نام انعم طاہر رکھا ہے۔

احباب ان سب بچوں اور بچیوں کی صحت وسلامتی درازئ عمر اور خادمِ دین ہونے کیلئے دعا کریں۔

درخواست دعا:۔ مکرمہ بشریٰ منور صاحبہ اپنی بھتیجی اہلیہ بنت صباح الدین صاحبہ نجم آف لندن کی صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست کرتی ہیں۔

○ مکرم ظہور احمد صاحب باجوہ ولد چوہدری محمد خان باجوہ سیکرٹری مال بن باجوہ ضلع سیالکوٹ شدید بیمار ہیں۔

○ مکرم محمد عبداللہ صاحب حافظ آباد کی ہمشیرہ بشراں بی بی صاحبہ بعارضہ کینسر بیمار ہیں۔

○ مکرمہ رشیدہ بیگم اہلیہ شمس الحق صاحب کی آنکھ کا اپریشن ہوا ہے۔

○ مکرم ملک محمد یوسف صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ کی ہمشیرہ امۃ الحلیم صاحبہ سابق سٹاف نرس فضل عمر ہسپتال ربوہ دل کی تکلیف کی وجہ سے جرمنی کے ہسپتال میں داخل ہیں۔

○ مکرمہ عطیہ نورین صاحبہ زوجہ مکرم مبارک محمود صاحب مہار آف پوہلہ ضلع سیالکوٹ کا جرمنی میں سر کا اپریشن ہوا ہے۔

○ مکرم حافظ غلام محی الدین صاحب واقفِ زندگی بیمار ہیں۔

○ مکرم ملک محمد اسحاق پنشنر صدر انجمن احمدیہ بعارضہ قلب بیمار ہیں۔

○ مکرم ڈاکٹر غلام محمد حق صاحب سابق معلم وقفِ جدید بوجہ شوگر بیمار ہیں۔ بیماری کا حملہ زیادہ تر ٹانگوں پر ہے۔ جس سے چلنے پھرنے میں بہت دشواری ہوتی ہے۔ احباب ان سب کیلئے دعا کریں۔

سانحہ ارتحال

مکرم محمود احمد صاحب سنوری آف کوئٹہ ابن حضرت مولانا قدرت اللہ صاحب سنوری رفیق حضرت اقدس مورخہ ۱۹ اکتوبر ۹۱ء کو کوئٹہ میں اچانک حرکت قلب بند ہونے کی وجہ سے وفات پا گئے۔ وفات کے وقت آپ کی عمر ۷۲ سال کے قریب تھی۔ آپ کے بیٹے مورخہ ۲۰ اکتوبر کو جنازہ ربوہ لائے رات دس بجے دارالضیافت میں مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی بہشتی مقبرہ میں بعد از تدفین مکرم صفی الرحمن صاحب خورشید نے دعا کروائی۔

احباب موصوف کی بلندئ درجات کیلئے دعا کریں۔

افسوسناک وفات

○ مکرم وسیم احمد طاہر صاحب سابق معتمد خدام الاحمدیہ ضلع لاہور ساکن انگوری باغ لاہور کا بڑا بیٹا کلیم احمد بعمر ۹ سال مورخہ ۲۰ اکتوبر ۹۱ء بروز اتوار صبح ۲/۱ ۲ بجے دماغی شریان پھٹ جانے کی وجہ سے میو ہسپتال میں وفات پا گیا۔ احباب دعا کریں کہ خدا تعالیٰ بچے کے والدین اور عزیز و اقارب کو صبر جمیل عطا فرمائے اور اس کا نعم البدل عطا کرے۔

"کاغذی ہے پیرہن" میں غلطی سے قبضۃ الصخرہ "ہ" کی بجائے "الف" سے لکھا گیا ہے۔

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۸۱۶۸ میں امۃ القیوم بیوہ منظور احمد صاحب قوم راجپوت بھٹی پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گوجرہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶-۳-۹۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) طلائی زیورات پونے دو تولہ مالیتی ۵۵۰۰/- روپے (۲) حق مہر پانچ صد روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/-

باقی صفحہ ۸ پر

بقیہ: صفحہ ۱ سے آگے

ہلاکت سے بچنے کے لئے ہیں جس نے دو سال پہلے کھانا کھایا تھا۔ اس نے اس کھانے سے اس فاقہ کی موت سے نجات حاصل کی تھی جو دو سال پہلے آ سکتی تھی۔ اس کھانے سے وہ دو سال بعد آنے والی موت سے نہیں بچ سکتا۔ میں پہلے کئی دفعہ بیان کر چکا ہوں کہ (صاحبِ ایمان) کبھی بھی اپنی پچھلی قربانیوں کی وجہ سے مطمئن نہیں ہوتے بلکہ اپنے ایمان کی زیادتی کے لئے قربانیوں میں ترقی کرتے چلے جاتے ہیں اور یہ ایک حقیقت ہے کہ جب تک جان ایمان کی حالت میں عزرائیل کے سپرد نہ کر دی جائے۔ اس سے پہلے کسی شخص کا مطمئن ہو جانا حد درجے کی حماقت ہے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۷ ستمبر ۱۹۴۵ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ملکی خبریں

○ پاکستان کے دورہ پر آئے ہوئے چین کے صدر مسٹر یانگ شن کن نے کہا ہے کہ ہم ایشیائی ہیں اور ہم پاکستان سے مل کر نیا بین الاقوامی نظام قائم کریں گے۔

○ اپنے لاہور کے دورہ کے دوران چینی صدر نے تاریخی مقامات دیکھے۔ وہ بادشاہی مسجد بھی گئے اور علامہ اقبال کے مزار پر پھولوں کی چادر چڑھائی۔

○ وزیر اعظم نے فیصل آباد میں جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے اعلان کیا کہ وہ ۱۲ ویں ترمیم جیسے ۱۰ اور قانون بھی بنانا چاہتے ہیں تاکہ دہشت گردی پر کنٹرول کیا جا سکے۔

○ وزیر اعظم نے کہا کہ محترمہ بے نظیر کی پارٹی میں ڈاکو اور تخریب کار شامل ہیں انہیں ڈر ہے کہ خصوصی عدالتوں میں ان کے ساتھی پھنس جائیں گے ہم ان تخریب کاروں کو سرعام پھانسی لگائیں گے۔ میرے مخالف خود گر جائیں گے مجھے نہ گرا سکیں گے۔

○ وزیر اعظم نے کہا ہے کہ بلدیاتی انتخابات تمام صوبوں میں ایک وقت پر کرائے جائیں گے

○ مسلم لیگ پارلیمانی پارٹی کی اکثریت نے مشورہ دیا ہے کہ پنجاب میں کوآپریٹو سکینڈل کی وجہ سے ووٹ ملنے مشکل ہیں لہٰذا پنجاب میں بلدیاتی الیکشن ملتوی کر دیئے جائیں۔ مسلم لیگ کے سربراہ محمد خان جونیجو نے بھی اس تجویز سے اتفاق کیا تاہم حتمی فیصلہ کابینہ کرے گی۔

○ سندھ میں ڈاہر کی کے قریب قومی شاہراہ پر ڈاکوؤں کی ایک بس پر فائرنگ سے چار افراد ہلاک اور ۵ زخمی ہو گئے۔ ۲۰ مسلح ڈاکوؤں نے قومی شاہراہ کی ناکہ بندی کر کے ضلع ڈیرہ اسماعیل خان جانے والی ایک بس پر فائرنگ کی۔

○ اے این پی کے سربراہ مسٹر اجمل خٹک نے کہا ہے کہ آئی جے آئی کی حکومت ٹھیک چل رہی ہے کسی قسم کی تبدیلی کا کوئی امکان نہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم ایک ہی کشتی کے سوار ہیں اور ہر قربانی دینے کے لئے تیار ہیں۔

○ اے این پی کے مسٹر بشیر بلور نے کہا ہے کہ کالا باغ ڈیم ہماری قیمت پر نہ بنایا جائے۔

○ رکن قومی اسمبلی مسٹر شہباز شریف نے کہا ہے کہ ہم نے اقتدار میں آنے کے بعد سات ارب روپے تو کجا سات پیسے بھی قرض نہیں لیا۔ ہماری ملیں قوم کی امانت ہیں۔

○ سابق چیف آف آرمی سٹاف جنرل مرزا اسلم بیگ نے کہا ہے کہ جو بھی فیصلے ہونے ہیں وہ ۲۱۷ کے ایوان میں ہوں گے۔ اب مارشل لاء نہیں لگے گا۔ انہوں نے کہا کہ اب مارشل لاء لگے گا تو کوئی اندازہ نہیں کر سکتا کہ اس کے نتائج کیا ہوں گے۔

○ پیر پگارو نے کہا ہے کہ بلدیاتی انتخابات میں پی ڈی اے کے طوطے اڑیں گے۔

○ بلوچستان اسمبلی میں وزراء نے الزام لگایا ہے کہ وفاقی حکومت صوبائی خود مختاری میں مداخلت کر رہی ہے۔

○ بلوچستان اسمبلی کے سپیکر نے کہا ہے کہ کوئٹہ کے واقعات میں سوویت یونین ملوث تھا۔ سپیکر نے کہا کہ سوویت یونین کمیونزم کی ناکامی کے بعد اب پٹھانوں اور بلوچوں کو آپس میں لڑانے کی سازش کر رہا ہے۔

○ پیپلز پارٹی کراچی کے صدر نے کہا ہے کہ حکومت ۶ ہفتوں کے بعد دیوالیہ ہو جائے گی۔

○ عالمی بنک نے پرائیویٹائزیشن کے ذمہ دار پاکستانی حکام سے استفسار کیا ہے کہ سارے قومی بنک نجی ملکیت میں چلے گئے تو اربوں روپے کے قرضے کون ادا کرے گا۔ عالمی بنک نے کہا ہے کہ قرضوں کی وصولی کی رفتار تسلی بخش نہیں ہے۔

○ سندھ میں دادو کے علاقے سے ڈاکوؤں نے ۱۹ افراد کو اغوا کر لیا ہے۔ تاہم سیون سے اغوا ہونے والے آٹھ افراد کو پولیس نے ڈاکوؤں سے مقابلہ کے بعد چھڑا لیا جبکہ باقی افراد بازیاب نہیں ہو سکے۔

○ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول بھلوال میں ہیروئن نہ ملنے کی وجہ سے تیس سے زائد طالبات بے ہوش ہو گئیں۔ اس الزام کی صداقت کا جائزہ لینے کے لئے عدالتی تحقیقات کا حکم دے دیا گیا ہے۔ ہیڈ مسٹریس نے اس الزام کی تردید کی ہے۔

○ حکومت بلوچستان نے بچوں کی بیرون ملک سمگلنگ کی تحقیقات شروع کر دی ہے

○ اب آئین میں تیرہویں ترمیم کی جائے گی اس کا مقصد شریعت کے عملی نفاذ کے لئے آئینی رکاوٹوں اور تضادات کو دور کرنا ہے۔ اس ترمیم کے مطابق قرآن سنت کو سپریم لاء قرار دیا جائے گا۔ اور پارلیمنٹ سے منظور ہونے والا شریعت بل روبہ عمل لایا جا سکے گا۔

غیر ملکی خبریں

○ بھارت کے سابق وزیر اعظم مسٹر وی پی سنگھ کو ایودھیا میں داخل ہونے سے پہلے گرفتار کر لیا گیا ہے۔ وہ رضاکاروں پر مشتمل قافلے کے ساتھ بابری مسجد کے مسئلے پر مسلمانوں کی حمایت میں شہر کی طرف آ رہے تھے۔ مسٹر وی پی سنگھ انتہا پسند ہندوؤں کی طرف سے بابری مسجد کو شہید کر کے اس کی جگہ رام مندر بنانے کے منصوبے کے مخالف ہیں۔

○ امریکہ نے افغان مجاہدین کی امداد قبل از وقت بند کر دی ہے۔ یہ امداد یکم جنوری سے بند ہونا تھی لیکن امریکہ یہ ثابت کرنا چاہتا ہے کہ وہ قیام امن میں مخلص ہے اور افغان مسئلے کا صرف سیاسی حل چاہتا ہے۔

○ میڈرڈ میں مشرق وسطیٰ کی امن کانفرنس شروع ہونے سے پہلے امریکہ کے صدر بش اور روس کے صدر مسٹر گورباچوف نے دو گھنٹے تک ملاقات کی دونوں رہنماؤں نے بعد میں اخبار نویسوں کو بتایا کہ ہماری طرف سے اس کانفرنس میں کوئی حل مسلط نہیں کیا جائے گا۔

○ مصر میں پولیس نے ایسے ۲۰ افراد کو گرفتار کر لیا جو میڈرڈ کی امن کانفرنس کے مخالف ہیں ان کا تعلق اخوان المسلمین گروپ سے ہے۔ اُدھر اردن میں پولیس نے ان مظاہرین کو منتشر کر دیا جو میڈرڈ کانفرنس کے خلاف مظاہرہ کر رہے تھے۔

○ سوویت جمہوریہ آذربائیجان کے علاقے نگورنا کاراباخ میں گذشتہ روز آذری اور آرمینائی باشندوں کے درمیان دوبارہ جھڑپیں شروع ہو گئیں

○ امریکہ کے رسالہ ٹائم نے اپنے تازہ شمارے میں مقبوضہ کشمیر کی صورت حال کا ذکر کرتے ہوئے کہا ہے کہ مقبوضہ کشمیر میں امن کے قیام کا دور دور تک کوئی امکان نہیں۔ بھارتی حکومت کے سخت اقدامات کے جواب میں حریت پسندوں نے بھی جوابی انتظامات کر لئے ہیں۔ اور سری نگر سے باہر دوسرے علاقوں میں منتقل ہو گئے ہیں۔

○ جرمنی کی حکومت کے ایک ترجمان نے اعتراف کیا ہے کہ جرمنی کا محکمہ سراغرسانی خفیہ طور پر روسی ٹینک اور بکتر بند گاڑیاں اسرائیل بھیج رہا تھا۔ یہ سامان زرعی آلات ظاہر کر کے بھجوایا جا رہا تھا کہ ہمبرگ کی بندرگاہ پر پکڑا گیا۔ حکومت کا کہنا ہے کہ اعلیٰ حکام کو اس کا علم نہیں تھا۔

بقیہ صـ سے آگے

روپے بصورت جیب خرچ از پسر خود لے رہے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ امۃ القیوم نمبر ۳۱۸ P گلی لوہڑ والی نزد سبزی منڈی گوجرہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ محمد ارشاد برادر موصیہ۔ گواہ شد نمبر۲۔ مبشر احمد طاہر مربی سلسلہ وصیت نمبر ۲۲۸۲۳۔

٭ قدیمی ٭ اوّلین ٭ مشہور آفاق
سنہ ۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام
دواخانہ حکیم نظام جان
چوک گھنٹہ گھر۔ گوجرانوالہ　فون ۷۳۹۹۷
برانچیں
٭ کراچی: فون: ۴۱۳۲۵۱
٭ لاہور: 1-D-3 گلشن راوی
٭ ملتان: چوک جان محمد معصوم شاہ روڈ
٭ منڈی بہاؤالدین: بالمقابل شاہ تاج شوگر مل
٭ رحیم یار خان: فون: ۴۷۹۹
٭ ربوہ: اقصیٰ چوک کالج روڈ فون نمبر ۵۵۸

پتہ